حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کا سانحۂ ارتحال

ڈاکٹر فہد انوار*

محققِ اہلِ سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہٗ کی وفات ہمارا ایک ایسا دینی و ملّی سانحہ ہے جس کا احساس وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا جائے گا۔ قحط الرجال کے اس دور میں حضرت کا وجود مجھ جیسے کتنے ہی افراد کے لیے باعثِ تسکین تھا۔ حضرت کا سانحۂ وفات ایک ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب کہ ملتِ اسلامیہ بالعموم اور ملتِ پاکستان بالخصوص فکری و عملی اندیشوں کا شکار ہے اور کشتیٔ ملت کو ان اوصاف کے حامل ناخداؤں کی اشد ضرورت ہے جو حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کو ودیعت کیے گئے تھے۔ یہاں مجھے اپنے نہایت محبوب استاد حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم کے وہ الفاظ یاد آتے ہیں جو آپ نے سید نفیس شاہ صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر فرمائے تھے کہ جب کبھی کسی اللہ والے کا انتقال ہوتا ہے تو مجھے ڈر بھی لگتا ہے (کیونکہ اس اللہ والے کی وجہ سے جو فیوض و برکات اہل زمین کو مل رہے تھے اور اس کی دعاؤں کی وجہ سے اہل زمین بہت سے شرور سے بچے ہوئے تھے، اب وہ اس طرح سے حاصل نہیں ہوں گے۔) ایسے مواقع پر کثرت سے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکت سے محروم نہ فرمائے اور ان کے بعد کسی فتنے میں نہ ڈالے۔

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ بجا طور پر یادگارِ اسلاف تھے۔ وہ ایک ایسے دور کی یادگار تھے جب عالمِ اسلام کی معروف و مستند دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ، مولانا اعزاز علیؒ، مولانا ابراہیم بلیاویؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور دیگر بہت سے جبالِ علم و عمل علومِ دینیہ کی روشنی پھیلا رہے تھے۔ آپ کی حدیث کی سند کے حصول کے لیے علماء و طلباء آرزومند رہتے تھے اور بجا طور پر ہونا بھی چاہیے تھا کہ آپ کو مولانا حسین احمد مدنی ؒ سے بلاواسطہ شاگردی کا تعلق تھا۔ اس لحاظ سے صرف پانچ واسطوں سے مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ سے آپ کا سلسلۂ حدیث جا ملتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کو رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علی الوانی رحمہ اللہ سے شاگردی اور مریدی دونوں کا تعلق بھی تھا۔ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی خلافت سے بھی نوازا تھا۔ تاریخ پر نظر رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ اس سلسلے کے سرخیل سیدنا مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے سنت کی ترویج اور

بدعات کی تردید میں خاص ہمت صرف فرمائی تھی۔ اسی کا پرتَو حضرت مولانا حسین علی اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کی تحریر وتقریر میں ملتا ہے۔ حضرت مولانا حسین علیؒ کو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ سے شرفِ تلمذ حاصل تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا سرفراز خان صاحب کی سندِ حدیث میں یہ بات درج ہے۔ اس لحاظ سے صرف ایک واسطے سے آپ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے شاگرد بھی ہیں۔

حضرت مولانا سرفراز خان صاحب کا خاص وصف جمہور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں رسوخ اور تصلب تھا۔ اہل سنت کے عقائد کو سمجھنے کے لیے ان کی تصانیف سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ ہمارے دور میں جبکہ نظریاتی افراط وتفریط عام ہوتا جارہا ہے اور عقائد کی تشریح میں سلف کے طرز سے بے اعتنائی بھی رواج پا رہی ہے۔ ایسے دور میں حضرت سے اللہ تعالیٰ نے عقائد کی تطہیر، بدعات کی تردید اور فکری کج روی کی نشاندہی کے سلسلے میں خاص کام لیا ہے۔ اگر اسے مبالغے پر محمول نہ کیا جائے تو راقم حضرت کو اس حدیث کا مصداق سمجھتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اس امت میں اللہ تعالیٰ ایسے افراد پیدا فرماتا رہے گا جو تحریف کرنے والوں کی تحریف سے دین کی حفاظت فرماتے رہیں گے۔ (اس کی مکمل تشریح حضرت مولانا منظور نعمانیؒ کی مرتبہ کتاب ”تذکرۂ مجدد الف ثانی“ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

مسئلہ توحید کی وضاحت، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کے بارے میں کج روی کی نشاندہی کر کے صحیح طرزِ عمل کا بیان، سنت اور بدعت میں فرق کرنا، حدیث کا مقام اور انکارِ حدیث کے نتائج، اسلاف کے مقام و مرتبہ سے آگاہ کر کے ان کے فہم وتقویٰ پر اعتماد کی تلقین، آزادیٔ فکر اور فقہاء پر زبانِ طعن دراز کرنے کی مذمت، مروجہ بدعات کی تردید وغیرہ وغیرہ کتنے ہی محاذوں پر آپ نے حفاظتِ دین کا مقدس فریضہ سرانجام دیا۔ درس وتدریس چونکہ آپ کا مستقل مشغلہ رہا تھا۔ لہٰذا احادیث پر محققانہ کلام، راویانِ حدیث کی جرح وتعدیل اور موضوع پر وسیع مطالعہ آپ کی کتب کا امتیاز ہے۔ قرآنِ عزیز اور حدیث شریف کی طویل المدت خدمت کے دوران بے شمار لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا ہے۔ آپ کا دورۂ تفسیر ملک کے چند گنے چنے تفسیری دوروں میں شمار ہوتا تھا۔ یہ تمام خدمات بحمد اللہ کتابی صورت میں اور سی ڈیز اور کیسٹس کی شکل میں محفوظ ہیں اور لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کی تصانیف کی ایک طویل فہرست ہے جن کا فرداً فرداً نام لینا مشکل ہے۔ البتہ تسکین الصدور، راہِ سنت، ازالۃ الریب، مقامِ ابوحنیفہ وغیرہ چند ایسی کتب ہیں جنھیں معاصر علماء کا خاص اعتماد حاصل رہا ہے اور جن کا مطالعہ از حد مفید ہے۔ اکابر اہل علم کو آپ کی تحقیق پر جو اعتماد تھا وہ ایک نظر تصانیف پر تقاریظ کو دیکھ لینے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمہ اللہ نے حضرت کی کسی تصنیف پر تقریظ میں لکھا ہے کہ کتاب کے مستند ہونے کے لیے صرف اتنی بات کافی ہے کہ یہ مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی تصنیف ہے۔ آپ کا طرزِ تحریر عالمانہ شان

کا اعتدال لیے ہوئے ہے۔ بقول حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم ہمارے تمام بزرگوں کی تعلیمات کا خلاصہ نکالا جائے تو وہ ''اعتدال'' ہے۔ یہ اعتدال حضرت کی تصانیف میں نمایاں ہے۔ مبتدعین پر ردّ کرتے ہوئے آپ عامیانہ لہجہ اختیار کرنے اور ذاتیات پر حملہ کرنے کی بجائے عالمانہ وقار کو برقرار رکھتے ہیں اور قولاً لیّناً (نرم لہجہ) کے اس اصول پر عمل کرتے ہیں جو حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف مبعوث کرتے ہوئے سکھلایا گیا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہ اور تمام محققین علماء دیوبند کی تحریروں میں اعتدال موجود ہے۔ ایسی جذباتیت سے جو فریقِ مخالف کو سمجھنے کی بجائے متنفر کر دیں۔ ان کی تحریریں عاری ہیں۔ البتہ مداہنت بھی ان کے ہاں نہیں کہ اصولِ صحیحہ کو ہی بیان نہ کریں بلکہ جہاں اس کی ضرورت پڑی، انھوں نے اسے دینی ضرورت سمجھ کر بیان کیا ہے۔

حضرت کی یادگار میں ان کی اولاد بھی شامل ہے جو دینی خدمات کی بدولت اپنی مستقل ایک پہچان رکھتے ہیں اور قائدانہ کردار کے حامل ہیں۔ ان کے علاوہ علمی و روحانی سلسلے سے وابستہ افراد کی بھی ایک بڑی تعداد ہے جو آپ کے لیے بہت بڑا صدقۂ جاریہ ہے۔ حضرت کی وفات گو خود آپ کے لیے تو تحفہ ہے کہ یہ محبوبِ حقیقی کے وصال کا ذریعہ ہے۔ لیکن آپ کے اٹھ جانے سے علم و عمل کی دنیا میں ایک خلا پیدا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے اور امت کو آپ کا بہترین بدل نصیب فرمائے۔ (آمین)

قارئین توجہ فرمائیں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کر دی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔ اکثر قارئین کا زرتعاون سالانہ دسمبر ۲۰۰۸ء میں ختم ہو چکا تھا۔ کئی قارئین نے سالانہ چندہ ارسال کر کے نئے سال کی تجدید کرالی ہے۔ جن کا چندہ وصول نہیں ہوا، اس کے باوجود اپریل ۲۰۰۹ء کا شمارہ انھیں بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہِ کرم جون میں ہی اپنا سالانہ زرِتعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095